بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

روزنامہ الفضل قادیان

یوم جمعہ

جلد ۳۳ | ۱۳ ماہ شہادت ۱۳۲۴ھ ش | ۲۸ ربیع الثانی ۱۳۶۴ھ | ۱۳ اپریل ۱۹۴۵ء | نمبر ۸۷

مدینۃ المسیح

لاہور ۱۲ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج نو بجے شب بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضور ایدہ اللہ کو زکام کی شکایت تا حال باقی ہے۔ آج پیٹ میں درد کی تکلیف بھی رہی۔ آج بعد نماز عصر حضور نے جماعت احمدیہ لاہور کے عہدہ داروں کو شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ لاہور کے مکان پر قیمتی نصائح فرمائیں ؛

قادیان ۱۲ ماہ شہادت حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آج بفضل خدا اچھی ہے الحمد للہ

سیدہ بشرےٰ بیگم صاحبہ حرم رابع حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور صاحبزادی امۃ النصیر بیگم صاحبہ کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب جو سلسلہ کے اہم امور کے سلسلہ میں لاہور اور گورداسپور تشریف لے گئے تھے واپس آ گئے ہیں۔ آج بعد نماز مغرب مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ سیرالیون نے مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ

روزنامہ الفضل قادیان ۲۸ ربیع الثانی ۱۳۶۴ھ

دین سے کون کھیلتا ہے؟ — اشتراکیت زدہ مسلمان

(از ایڈیٹر)

معزز معاصر "ہند" کلکتہ نے اسلام کے بعض نہائت اہم اور نہائت مکمل احکام کو کمیونزم کے رنگ میں رنگتے ہوئے حال میں جو مضامین لکھے۔ ان کے متعلق "الفضل" میں کچھ عرض کیا گیا۔ اور بہت کچھ عرض کرنا ابھی باقی ہے۔ لیکن ہمارے ۲۲ مارچ کے مضمون کے جواب میں بعض باتیں ایسی پیش کی ہیں۔ کہ ان کا ذکر ابھی آ جائے تو اچھا ہے۔

ہم نے عرض کیا تھا۔ کہ قرآن کریم کو "غیر مفصل سماجی تنظام اور ضابطہ" قرار دینا اور کہنا کہ "اسلام نے وقتی حالات کے تقاضے سے شخصی جائداد اور ذاتی دولتمندی کو جائز رکھا ہے۔" اور یہ خیال کرنا کہ "قرآن میں جتنے بھی قانون ہیں ان میں اس وقت کے عرب کے حالات اور ضرورتوں کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔" جیسا کہ معاصر ہند نے کیا اور خیال کر رکھا ہے۔ اسلام کی بیخ کنی کرنے کے مترادف ہے۔ کیونکہ اسلام کی تکمیل کے متعلق قرآن مجید میں خدا تعالےٰ کا یہ ارشاد موجود ہے۔ کہ الیوم اکملت لکم دینکم۔ جس کا یہی مطلب ہے کہ اسلام کا ہر حکم اور ہر فیصلہ مستقل۔ دوامی اور غیر مبدل ہے۔ اور ہر مسلمان کہلانے والا اور قرآن کو خدا تعالےٰ کا کلام سمجھنے والا یہی عقیدہ رکھتا ہے۔ اور اسی بناء پر سمجھتا ہے۔ کہ اب اسلامی شریعت میں ایک شعشہ بھی کمی بیشی جائز نہیں۔ اور کسی کو یہ حق نہیں کہ شریعت اسلامیہ کے کسی چھوٹے سے چھوٹے حکم کے متعلق بھی یہ کہے۔ کہ وہ وقتی تھا۔ گویا اب اس کی وہ شکل قابل تسلیم نہیں۔ جو قرآن کریم کے نزول کے وقت خدا تعالےٰ نے قرار دی۔ بلکہ اس کی صحیح اور اصلی شکل وہ ہے۔ جو اشتراکیوں کے نزدیک اشتراکیت کے ہتھوڑے نے کوٹ کاٹ کر اب بنا ڈالی ہے۔

ہماری ان گزارشات کے جواب میں معاصر "ہند" نے جو مضمون لکھا ہے۔ اس کا عنوان رکھا ہے "دین سے کھیلنا نہیں چاہیئے۔" یہ بالکل درست بات ہے۔ مگر دیکھنا یہ ہے کہ دین سے کھیلنے والے وہ ہیں جو نہائت اہم دینی احکام کو کمیونزم کے آگے سرنگوں ہو کر تبدیل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یا وہ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ قرآن کا کوئی حکم اور اس کا کوئی فیصلہ نہ بدلا گیا۔ اور نہ اب بدلا جا سکتا ہے بلکہ وہ اسی طرح قیامت تک قابل عمل ہے۔ جس طرح اس وقت تھا۔ جب خدا تعالےٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عرب میں اتارا۔ بات صاف ہے۔ یقیناً وہی لوگ دین سے کھیل رہے ہیں۔ جو ان اسلامی احکام کو جن سے کمیونزم ٹکرا رہا ہے قابل تغیر سمجھتے ہیں۔ اور پھر اس کے متعلق ایسے دلائل دیتے ہیں جن میں کچھ بھی معقولیت نہیں۔

معاصر "ہند" نے "الفضل" کی گزارش کے جواب میں جو کچھ ارشاد فرمایا ہے اس میں کس قدر صداقت اور حقانیت ہے۔ اس کا اندازہ اس کی ذیل کی سطور سے لگایا جا سکتا ہے لکھا ہے۔

"الفضل نے یہ کہتے ہوئے سوچا نہیں کہ وہ جو کچھ کہہ رہا ہے۔ اس کا مطلب یہی ہو سکتا ہے کہ معاذ اللہ خدا دانا و حکیم نہیں ہے۔ بلکہ ایک مغرور مستبد نادان حاکم ہے۔ کہ مصلحت کا لحاظ کئے بغیر اپنی دھن اپنے موڈ میں جو چاہتا ہے حکم دے دیتا ہے۔"

اس کے بعد اجمال کی تفصیل یوں کی گئی ہے کہ

"اگر خدا ویسا ہی ہوتا جیسا الفضل نے سمجھ رکھا ہے۔ تو الگ الگ زمانوں میں نہ الگ الگ پیغمبر بھیجتا۔ نہ الگ الگ کتابیں اتارتا۔ بلکہ پہلے ہی دن حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو بھیجدیتا اور قرآن اتار دیتا۔ الفضل کے خیال کے بموجب خدا نہائت ہی مجبور اور معذور رہا۔ اس نے حضرت موسےٰ کو ایک خاص کتاب دی۔ جو جنگ اور حق کے لئے خونریزی کو ضروری ٹھہراتی ہے۔ مگر بعد میں حضرت عیسےٰ کو انجیل دے کر بھیجا۔ جس میں جنگ اور خونریزی کی قطعی ممانعت ہے۔ پھر حضرت محمدؐ کو قرآن کے ساتھ بھیجا۔ اور قرآن میں ایسے احکام دیئے جو موسےٰ اور عیسےٰ کی کتابوں سے الگ تھے۔ آخر خدا نے الگ الگ زمانوں میں یہ الگ الگ حکم کیوں دیئے؟ اور الگ الگ قانون کیوں بنائے؟ کیا خدا معاذ اللہ جاہل تھا؟ ناتجربہ کار تھا؟ کہ یہ حرکت اس نے کی۔ یا خدا نہائت ہی معذور اور مجبور تھا۔ کہ اپنی اصل مرضی آج سے تقریباً چودہ سو برس پہلے کبھی اپنی اصل مرضی پر آزادی سے چل ہی نہیں سکا۔" (ہند ۳۰ مارچ ۱۹۴۵ء)

سمجھ میں نہیں آتا معاصر موصوف کی خدمت میں کس طرح عرض کیا جائے۔ کہ یہ جو کچھ آپ نے بیان کیا ہے۔ دین اسلام کے نامکمل ہونے اور قرآن کریم کو قابل تغیر و تبدیل قرار دینے کا کھلا کھلا اعلان ہے۔ کیا معاصر موصوف بتا سکتا ہے کہ خدا تعالےٰ نے حضرت موسےٰ اور حضرت عیسےٰ اور دیگر انبیاء علیہم السلام کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرح رحمۃ للعالمین کہا اور ان کے متعلق بھی وما ارسلناک الا کافۃ للناس فرمایا۔ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اترے ہوئے دین اسلام کی طرح سابقہ انبیاء کے دینوں کے متعلق بھی خدا تعالےٰ نے یہ بشارت دی۔ کہ الیوم اکملت لکم دینکم اور ان دینوں کی حفاظت کے متعلق بھی فرمایا انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ وہ انبیاء جو مذہب اور تعلیم لائے وقتی اور مختص بالزمان تھی۔ نہ کہ قرآن کریم کی طرح دائمی اور آخری شریعت۔ اگر معاصر ہند کا بھی یہی عقیدہ ہے اور جب وہ عام مسلمانوں کو مخاطب کرے۔ تو اسی عقیدہ کا اظہار کیا کرتا ہے۔ کہ اسلام مکمل مذہب ہے۔ اور اسے مکمل نہ ماننے سے قرآن کریم سے انکار کر دینا پڑتا ہے جیسا کہ اس نے اپنے ۱۳ مارچ کے پرچہ میں لکھا تھا۔ کہ "اللہ اپنے دین کو مکمل کر چکا۔ اور اب کسی نئے نبی یا ایسے ہی کسی موعود کے آنے کی ضرورت ہی باقی نہیں رہی اگر ضرورت باقی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: غلام نبی

مانی جائے۔ تو یہ بھی ماننا پڑیگا۔ کہ معاذ اللہ دین مکمل نہیں ہوا۔ لیکن یہ ماننے میں قرآن سے انکار کر دینا پڑیگا"۔

تو غور فرمایا جائے کہ مختص الزمان انبیاء اور اُن کی تعلیمات سے اسلام کا مقابلہ کرنے کا کیا مطلب؟ اور اس بناء پر خدا کو مجبور اور معذور اور نعوذ باللہ جاہل اور ناتجربہ کار قرار دینے کے کیا معنی۔ بیشک پہلے انبیاء کی تعلیمات وقتی حالات کے مطابق تھیں۔ اور جب حالات میں بہت بڑا تغیر آجاتا۔ تو بعض نئی تعلیمات نازل ہوتیں۔ لیکن اسلام کو خدا تعالیٰ نے ایسے مکمل رنگ میں نازل فرمایا کہ زمانہ کے تغیرات اس کی تعلیم پر قطعاً اثر انداز نہیں ہو سکتے۔ اور وہی کچھ آج بھی درست اور صحیح ہے۔ جو اسلام نے آج سے قریباً چودہ سو سال قبل کہا تھا۔ اور وہ سب کچھ غلط اور سراسر نقصان رساں ہے۔ جو قرآن کریم کی تعلیم کے خلاف ہے۔ خواہ وہ آج مارکس اور لینن ہی کیوں نہ پیش کریں اور مسلمان کہلانے والے اپنی کوتاہ فہمی کی وجہ سے اس کے آگے سر جھکا دیں۔

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کی خیر و عافیت کیلئے درخواست دعا

لاہور ۱۲۔ اپریل آج نو بجے شب بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ سیدہ ام متین صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو ابھی حرارت ہو جاتی ہے۔ عام حالت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب و خواتین صحت و عافیت کے لئے دعا کرتے رہیں۔

مرکزی مجلس انصار اللہ کا ماہانہ جلسہ

۲۶ اپریل ۱۹۴۵ء بروز جمعرات بعد نماز مغرب۔ محلہ دارالرحمت میں بصدارت حضرت مولوی شیر علی صاحب انصار اللہ کا ماہانہ جلسہ ہوگا۔ انشاء اللہ۔ احباب اس میں بکثرت شامل ہو کر مستفیض ہوں۔ اس جلسہ میں انصار کی حاضری لازمی ہوگی۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ نماز مغرب مسجد دارالرحمت میں ادا کی جائے۔ تاکارروائی جلسہ بروقت شروع ہو سکے۔

قائد عمومی مرکزیہ مجلس انصار اللہ

فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی بنیاد

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت قادیان میں سائنٹیفک ریسرچ کی جو انسٹی ٹیوٹ "فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ" کے نام سے قائم ہونا تجویز ہوئی ہے۔ اس کی بنیاد ۹ شہادت سوا چھ بجے شام حضرت مولوی شیر علی صاحب مقامی امیر نے رکھی۔ حضرت مولوی صاحب کے علاوہ حسب ذیل حضرات نے بھی ایک ایک اینٹ نصب کی۔ (۱) صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج (۲) حضرت مفتی محمد صادق صاحب (۳) مکرم سیٹھ اسماعیل صاحب بمبئی۔ (۴) مکرم حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری۔ (۵) مکرم چوہدری فتح محمد صاحب سیال۔ ناظر اعلیٰ۔ (۶) مکرم چوہدری عبدالاحد صاحب ایم۔ ایس۔ سی۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔ ڈائرکٹر انسٹی ٹیوٹ و وائس پرنسپل تعلیم الاسلام کالج (۷) مکرم مولوی عبدالمغنی خاں صاحب (۸) مکرم نواب محمد عبداللہ خان صاحب (۹) مکرم مولوی ذوالفقار علی صاحب گوہر۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے پہلے دعا کی۔ پھر فرمایا۔ ایک وہ وقت تھا کہ یہ جگہ جنگل تھی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس طرف سیر کے لئے تشریف لایا کرتے تھے۔ اب جنگل میں منگل ہے۔ ہم نے اپنی آنکھوں سے یہ سب ترقی دیکھی ہے۔ ہر عمارت جو قادیان میں بنتی ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا نشان ہے۔ یہ عمارت تعلیم الاسلام کالج کے مشرقی بازو کی چھت پر بنائی جا رہی ہے۔

احمدی انجنیروں کے پتے درکار ہیں

قادیان میں ایک ایسا ہال تعمیر کرنے کی تجویز ہے۔ جس میں ایک لاکھ آدمی بیٹھ سکیں۔ اس کیلئے جماعت کے قابل سینیئر انجنیروں سے مشورہ کی ضرورت ہے۔ ایسے دوست اپنے پتہ سے مجھے مطلع فرمائیں (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

تبلیغ خاص کے متعلق ضروری اعلان

حضرت امیر المومنین مصلح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے گزشتہ سال ہندوستان کے تمام والیان ریاست۔ امرا۔ ممبران اسمبلی صوبہ جات و مرکزی بڑے بڑے زمینداروں پروفیسروں۔ وکلاء کو "سنرائز" اور "الفضل" کا خطبہ نمبر بھیجنا منظور فرمایا تھا۔ اور جماعت کے دوستوں سے تحریک فرمائی تھی۔ کہ وہ اس میں حصہ لیں۔ چنانچہ ایک سال کے مصارف اس چندہ سے ادا ہو گئے باقی ۱۳ ماہ کے مصارف کے لئے (جن کی مدت ۳۱ مارچ ۴۵ء کو ختم ہوتی) ہم کو تقریباً سات ہزار روپیہ کی ضرورت ہے۔ جس میں سے ہمارے پاس دو ہزار اس فنڈ میں ہیں پانچ ہزار جماعت کے احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ مزید رقوم مہیا فرمائیں۔ گزشتہ کانفرنس ہال کی تعمیر کے سلسلہ میں جنہوں نے جماعت احمدیہ کے جذبات قربانی اور حضرت مصلح موعود علیہ السلام کی زبان مبارک سے نکلی ہوئی تحریکات کی قدر و منزلت دیکھی ہے۔ ان سے ہرگز یہ گمان نہیں ہو سکتا کہ اس سلسلہ کو بند کرنا پسند کرینگے۔ حضور نے مجلس مشاورت نیز خطبہ جمعہ میں فرمایا ہے کہ تبلیغ کے جدوجہد سے دو ماہ میں جماعت کی ترقی اس قدر ہوئی ہے۔ جو گزشتہ سال کے برابر تھی۔ پس یہ تحریک احباب کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے۔ کہ وہ فوری توجہ فرمائینگے۔

(نیازمند ذوالفقار علی خان انچارج تبلیغ خاص تحریک جدید)

تحریک جدید کے مجاہدوں کے نام شائع کر دیئے جائینگے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "۔ ایسا ہی انجیل میں کہا گیا ہے۔ کہ تم اپنے نیک کاموں کو لوگوں کے سامنے دکھلانے کے لئے نہ کرو۔ مگر قرآن کہتا ہے۔ کہ تم ایسا مت کرو۔ ایسے سارے کام لوگوں سے چھپاؤ بلکہ تم حسب مصلحت بعض اپنے نیک اعمال پوشیدہ طور پر بھی بجالاؤ۔ جب تم دیکھو۔ کہ پوشیدہ کرنا تمہارے نفس کے لئے بہتر ہے۔ اور بعض اعمال دکھلا کر بھی کرو۔ جب تم دیکھو کہ دکھانے میں عام لوگوں کی بھلائی ہے۔ تا تمہیں دو بدلے ملیں۔ اور تا کمزور لوگ جو ایک نیکی کے کام پر جرأت نہیں کر سکتے۔ وہ بھی تمہاری پیروی سے اس نیک کام کو کر لیں۔ (اس بنا پر یہ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ احباب کرام کے نام" اخبار الفضل" میں شائع کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ جنہوں نے ابھی تک تحریک جدید کے چندے ادا نہیں کئے۔ وہ اپنے دوسرے بھائیوں کا نمونہ دیکھ کر فوری ادا کریں۔ اور دوہرے ثواب کے لینے والے ہوں۔ فنانشل سکرٹری) غرض خدا نے اپنے کلام میں فرمایا۔ سرّاً وعلانیۃً یعنی پوشیدہ بھی خیرات کرو۔ اور دکھلا کر بھی۔ ان احکام میں حکمت اس نے خود ہی فرما دی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ نہ صرف قول سے لوگوں کو سمجھاؤ بلکہ فعل سے بھی تحریک کرو۔ کیونکہ ہر ایک جگہ قول اثر نہیں کرتا۔ بلکہ اکثر جگہ نمونہ کا بہت اثر ہوتا ہے"۔

تحریک جدید کے مجاہد یہ نوٹ فرما لیں۔ کہ ۱۵ اپریل تک مرکز میں ان کے چندہ کی ادائیگی ان کو۔ السابقون الاولون کا حق لینے والے قرار دیتی ہے۔ اور ان کے نام دعا کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہونگے۔ نیز جیسا کہ عرض کیا گیا ہے۔ کوشش ہو رہی ہے۔ کہ "اخبار الفضل" میں نام شائع کر دیئے جائیں۔ پس آپ اس نوٹ کو پڑھتے ہی اپنے وعدہ کا روپیہ براہ راست مرکز میں ارسال کر دیں۔ روپیہ ارسال کرنے میں کسی قسم کی روک نہیں۔ اور کوپن پر تفصیل لکھیں۔

خاکسار برکت علی خان فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

کراچی میں "پیغام صلح" کے موضوع پر پبلک لیکچر

کراچی ۱۱ اپریل پریذیڈنٹ صاحب انجمن احمدیہ نے حسب ذیل تار بنام الفضل ارسال کیا ہے۔ گذشتہ شام سید ارشد علی صاحب لکھنوی نے تھیوسافیکل ہال میں پیغام صلح کے موضوع پر پبلک لیکچر دیا۔ آپ کا انداز بیان بہت مؤثر تھا۔ آپ نے ثابت کیا۔ کہ ہندو مسلم اتحاد ان عالمگیر اصول کو اختیار کئے بغیر قائم نہیں ہو سکتا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائے ہیں۔ ہندوؤں کی کتب مقدسہ سے متعدد حوالہ جات پیش کرنے کا۔

جماعت احمدیہ مسلمانوں کی حفاظت اور غیر مسلموں میں اشاعت اسلام کرنے کیلئے تیار ہے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ایک معزز غیر احمدی کا خط اور اسکا جواب

دہلی سے ایک صاحب نے جو اپنی تحریر سے معزز تعلیم یافتہ اور مسلمانوں کے بڑے ہمدرد اور خیر خواہ معلوم ہوتے ہیں۔ حال میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ایک خط لکھا ہے۔ جو معہ جواب درج ذیل کیا جاتا ہے۔

حضور نے اس خط کے متعلق تحریر فرمایا۔

آپ نے نام اور پتہ نہیں لکھا۔ اس لئے اخبار میں جواب دیا جاتا ہے۔

آپ اپنے علماء کو مخالفت سے باز رکھیں۔ ہم کام کر سکتے ہیں۔ اور کرنے کو تیار ہیں۔

از دہلی ۶ ؍ ۴۵ بخدمت اقدس جناب مرزا صاحب

السلام علیکم۔ بندہ ایک غیر احمدی مسلمان ہے۔ لیکن جماعت احمدیہ سے خاص ہمدردی رکھتا ہوں۔ اور اس جماعت سے بہت سی توقعات وابستہ ہیں۔ میرے خیال میں ابھی تک جماعت احمدیہ نے ہندوستان میں کوئی عملی کام نہیں کر دکھایا۔ ہندو امپیریلزم کا طوفان اٹھ رہا ہے۔ اور بہت جلد ممکن ہے کہ اسلام اپنی موجودہ انتشار یافتہ حالت میں آکر اس کی لپیٹ میں آجائے۔ اور اس طرح سے تمام ایشیاء میں ہندو تہذیب کا دوبارہ بول بالا ہو جائے۔ اگر اس گئی گزری ہوئی حالت میں بھی ہندوستان میں اگر اسلام محفوظ رہ سکتا ہے۔ تو جماعت احمدیہ کے ایثار اور تنظیم سے یہ کام ممکن ہو سکتا ہے۔ لیکن اس کے لئے چند تجاویز پر عمل پیرا ہونا ضروری ہو جاتا ہے۔

(۱) جنوبی ہند کے ہر ایک شہر میں جماعت احمدیہ کی شاخیں قائم کی جائیں۔ اور نیز ہائی سکول اور کالج کھولے جائیں۔ جن کا انتظام عیسائی مشنریوں کی طرح ہے۔ ان سکولوں میں اچھوتوں کو مفت تعلیم دی جائے۔ اور ان کو مسلمان کیا جائے۔ نیز دیہات کے غریب مسلمانوں کی تعلیم کے لئے خاطر خواہ انتظام کیا جائے۔ وقت آگیا ہے۔ کہ احمدی اور غیر احمدی کا سوال ہٹا دیا جائے۔ بلکہ ہندوستان کے مسلمانوں کی نجات اسی میں ہے۔ کہ وہ آپس میں محبت اور اتفاق سے رہیں۔ جب تک وہ منظم نہیں ہو جاتے۔ انہیں چاہیئے۔ کہ آپس کے فرقہ وارانہ جھگڑوں میں اپنا وقت نہ ضائع کریں۔ آپس میں بیاہ شادیوں کے تعلقات قائم کئے جائیں۔ اور اس طرح محبت بڑھائی جائے۔

(۲) تمام ہندو ریاستوں میں تبلیغی ادارے اور اسلامی ہائی سکول معہ ہوسٹل قائم کئے جائیں۔

(۳) دیہات میں عربی مدارس قائم کئے جائیں۔ جس میں زراعت کی تعلیم پر خاص زور دیا جائے۔ آجکل آریہ سماجی مشنریاں اور گاندھی کے چیلے چانٹے دیہات کے سادہ لوح مسلمانوں پر ڈورے ڈال رہے ہیں۔ ان مسلمانوں کی مدد کی خاطر ہر ایک دیہات میں احمدی ریفارمر بھیجا جائے۔ نیز لاتعداد مدرسے قائم کئے جائیں۔ مسٹر گاندھی کے تعمیری پروگرام کی طرح آپ بھی ایک تعمیری پروگرام جاری کر کے دیہات کے لئے سات لاکھ ورکر اکٹھے کریں۔ نیز بڑے بڑے شہروں میں شبانہ مدارس قائم کئے جائیں۔ اور ہفتہ وار تبلیغی لیکچروں کا سلسلہ قائم ہو دہلی سے دو روزانہ اخبار اور دو رسالے ماہوار تبلیغی مقصد کے لئے بزبان اردو و انگریزی نکالے جائیں۔ اور ایک پبلشنگ ادارہ قائم کیا جائے۔ جہاں سے انگریزی اور اردو میں تبلیغی لٹریچر بافراط نوجوان مسلمانوں اور غیر مسلموں میں تقسیم کیا جائے۔ (۴) ایک قادیان یونیورسٹی بنانے کے لئے بہت جلد کوشش شروع کی جائے۔ ہر ایک شہر میں Relief Centre قائم کیا جائے۔ تاکہ مصیبت زدگان کی امداد کی جائے۔

امتی کس بلند مقام تک پہنچ سکتا ہے

حضرت مجدد الف ثانی رح کے ایک مکتوب کا اقتباس

حنفی بھائیوں کی طرف سے ایک کتاب "معاشرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم" مطبوعہ آگرہ اخبار برقی پریس شائع ہوئی ہے۔ گذشتہ دنوں مکرم حاجی محمد اسمٰعیل صاحب رکن مجلس انصار اللہ دارالبرکات پندرہ روزہ تبلیغی نظام کے ماتحت اپنے رشتہ داروں میں تبلیغ کے لئے گئے تو وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقام پر گفتگو ہوئی۔ اور یہ سوال ہوا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی کس مقام تک پہنچ سکتا ہے۔ اسی اثناء میں کتاب" معاشرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم" مل گئی۔ اس کتاب کے صفحہ ۱۰۲ تا صفحہ ۱۰۵ پر مکتوبات امام ربانی جلد ۲ صفحہ ۱۶۴ مکتوب ۵۴ کا اردو ترجمہ شائع ہوا ہے۔ جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے امتی کی متابعت نبوی کے سات درجے مذکور ہیں۔ ساتواں درجہ بایں الفاظ ذکر ہوا ہے۔

"متابعت کا ساتواں درجہ وہ ہے۔ جو نزول اور ہبوط سے تعلق رکھتا ہے۔ متابعت کا یہ ساتواں درجہ پہلے تمام درجات کا جامع ہے۔ کیونکہ اس مقام نزول میں تصدیق قلبی بھی ہے۔ اور تمکین قلبی بھی ہے۔ اور نفس کا اطمینان بھی اور اجزا قالب کا اعتدال بھی ہے۔ جو طغیان و سرکشی سے باز آگئے ہوتے ہیں۔ پہلے درجے گویا اس متابعت کے اجزا ہیں۔ اور یہ درجہ ان اجزاء کا کل ہے۔ اس مقام میں تابع اور متبوع کی تمیز دور ہو جاتی ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا تابع متبوع کیطرح جو کچھ لیتا ہے اصل سے لیتا ہے۔ گویا دونوں ایک ہی چشمے سے پانی پیتے ہیں۔ اور دونوں ایک دوسرے کے ہم آغوش و ہمکنار ہیں۔ اور ایک ہی بستر پر ہیں۔ اور شیر و شکر کی طرح ملے ہوئے ہیں۔ کہ نہیں معلوم ہوتا کہ تابع کون ہے اور متبوع کون اور تبعیت کس کے لئے ہے کیونکہ نسبت کے اتحاد میں تغایر کی نسبت کی کچھ گنجائش نہیں عجیب معاملہ ہے۔ اس مقام میں جہاں تک غور کی نظر سے مطالعہ کیا جاتا ہے تبعیت کی کچھ نسبت نہیں نظر آتی اور تابعیت اور متبوعیت کا امتیاز ہرگز مشہود نہیں ہوتا۔ البتہ اس قدر فرق ہے۔ کہ اپنے آپ کو اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا طفیلی اور وارث جانتا ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ تابع اور ہوتا ہے۔ اور طفیلی اور وارث اور ہوتا ہے۔ اگرچہ تبعیت کی قطار میں سب برابر ہیں۔ لیکن تابع میں بظاہر متبوع کا پردہ درکار ہے۔ اور طفیلی میں اور وارث میں کوئی پردہ درکار نہیں ہے۔ تابع پس خوردہ کھانے والا ہے۔ اور طفیلی ضمنی اور ہم نشین" (کتاب معاشرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم صفحہ ۱۰۴)

اس اقتباس سے ظاہر ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور متابعت سے امتی کس بلند و بالا مرتبہ تک پہونچ سکتا ہے اور یہ مرتبہ ایک حقیقت ہے محض فرضی بات نہیں ہے۔ یہی وہ مقام ہے۔ جہاں پر پہنچنے والا کہتا ہے۔ ومن فرّق بینی وبین المصطفیٰ فما عرفنی وما رأی۔ (خطبہ الہامیہ) کہ مجھ میں اور میرے متبوع آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں تفریق کرنے والا خطا کار اور ناواقف ہے۔ اسی مقام پر پہنچنے والا کہتا ہے ؎

انی ورثت المال مال محمدٍ (اعجاز احمدی)

کہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وارث اور طفیلی ہوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ احادیث میں مسیح موعود کے لئے نزول کا لفظ اسی حقیقت کے اظہار کے لئے آیا ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالےٰ کے اس بیان میں غیر احمدیوں اور غیر مبایعین کے لئے بہت بڑا سبق ہے۔ کیونکہ اول الذکر گروہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس مقام کے دعوے پر معترض ہے۔ اور اسے ناممکن الحصول قرار دیتا ہے۔ اور ثانی الذکر فریق اس مقام کو علم علماء کے درجہ کا سا ایک درجہ قرار دیتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ مقام ایک امتیازی مقام ہے۔ اور یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ کا مقام ہے۔ فطوبیٰ لمن عرف وآمن۔ مندرجہ بالا حوالہ کے پڑھنے سے حاجی صاحب کے غیر احمدی رشتہ دار

آواگون یعنی تناسخ پر عقلی نظر

(۱)

تناسخ کے متعلق مختلف قیاسات

دنیا میں سوائے ناستک مت کے جو خدا کے وجود کے قائل نہیں۔ اور یہ سمجھتے ہیں۔ کہ دنیا اپنے آپ ہی ہے۔ اور انسان بھی دنیا کی دیگر چیزوں میں سے ایک چیز ہے۔ جو اپنی دستوری زندگی پوری کر کے ختم ہو جاتا ہے۔ باقی سب جو خدا کو کسی نہ کسی طریق پر مانتے ہیں یا اس کے وجود کے قائل ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ یہ سب کائنات اس کے حکم سے وجود میں آئی یا اس کے وجود میں لانے میں اس کا بھی حصہ ہے۔ ان میں سے ایک بہت بڑا حصہ ایسا ہے۔ جو انسانی اعمال کی جزا سزا کو اس کی موت کے بعد کسی دوسرے عالم میں اس کا نتیجہ ملنے کا قائل ہے۔ اور کچھ ایسا حصہ جو کروڑوں کی تعداد میں ہے۔ یہ سمجھتا ہے کہ دنیا میں جو کچھ ہے یہ سب انسان کے کرموں یا دوسری مخلوق کے کرموں یعنی اعمال کا نتیجہ ہے۔ پھر ان میں دو گروہ ہیں ایک بڑا ہے۔ جو کہتا ہے۔ کہ انسان اپنے کرموں کی وجہ سے دنیا کی سب مخلوقات میں یا دنیا میں جتنی جونیں جنکو عام طور پر (۱۲۴۰۰۰) ایک لاکھ چوبیس ہزار گنا گیا ہے۔ ان میں چکر لگاتا رہتا ہے۔ اور کچھ وقت کے لئے موکش یعنی نجات یافتہ بھی ہو جاتا ہے۔ یا نروان حاصل کر لیتا ہے۔ مگر بعد میں پھر اسی چکر میں آ پڑتا ہے۔ مگر دوسرا گروہ جس کی تعداد نسبتاً تھوڑی ہے۔ وہ کہتا ہے۔ کہ چونکہ انسان دوسری مخلوقات سے اعلےٰ ہے۔ اس لئے وہ اپنے کرموں یعنی اعمال کی وجہ سے مختلف انسانی درجوں میں ہی چکر لگاتا رہتا ہے۔ یعنی کسی وقت بادشاہ ہے۔ تو کسی وقت جرنیل کسی وقت مزدور ہے۔ تو کسی وقت چوہڑا وغیرہ وغیرہ۔

میں ان مذاہب کا نام نہیں لیتا۔ جن میں ایسے معتقدات رکھنے والے اشخاص پائے جاتے ہیں یا جن مذاہب کے مذہبی اصول میں سے ایسا تناسخ ہے۔ میں اس مسئلہ پر محض عقلی نظریہ سے بحث کرونگا۔ کہ آیا عقلی طور پر ایسا ہو بھی سکتا ہے یا نہیں۔ کیونکہ جب ہم اس مسئلہ کا بخوبی تجزیہ کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ عقلی طور پر ایسا ہونا ناممکن ہے۔ تو اس کی ساری حقیقت از خود معلوم ہو جائیگی۔

تناسخ کی بنیاد

اس مسئلہ کی بنیاد عام طور پر اسباب پر رکھی گئی ہے۔ کہ چونکہ دنیا میں اختلاف ہے۔ یعنی کوئی بادشاہ ہے۔ تو کوئی محتاج کوئی امیر ہے تو کوئی فقیر کوئی تندرست ہے۔ تو کوئی کوڑھی کوئی سکھی ہے تو کوئی دکھی کوئی انسان ہے۔ تو کوئی حیوان مگر ایشور جو منصف اور کبھی ظلم کرنے والا نہیں وہ ہرگز ایسا نہیں کرنا چاہتا اور نہ کرتا ہے۔ یہ انسان کے اپنے کرم ہی ہیں جن کی وجہ سے وہ مختلف انسانی حیثیتوں اور حیوانی زندگی کے درجوں اور دوسری جونوں میں ڈالا جاتا ہے۔ اور اسی لئے یہ سب اختلاف ہے۔ جیسے کوئی کرم کریگا۔ ویسی جون میں جائیگا اگر اچھے کرم کریگا۔ تو بادشاہ بنکر سکھی ہوگا۔ (خواہ نپولین کی طرح بعد میں ذلیل ہو کر مرنا ہو) یا وہ خراب کرم کر کے فقیر ہوگا۔ (خواہ اس حالت میں بڑے بڑے مہاجن اس کے چرنوں پر کیوں نہ گرتے ہوں) یہ سب کچھ انسان اپنے ساتھ آپ کرتا ہے۔ ورنہ خدا بڑا منصف ہے۔ اور سب کو ایک جیسا رکھنا چاہتا ہے۔ مگر مجبور ہے۔ ایسا کرنے کے سوا اس کے پاس کوئی چارہ نہیں۔

معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس فرضی پیچدار عقدہ کی گرہ میں بل اسی جگہ پڑتا ہے۔ اور جس طرح مثل مشہور ہے کہ

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا میرود دیوار کج

والا معاملہ بن جاتا ہے۔ اور پھر اس مسئلہ کو اپنی خوش عقیدگی سے جتنا کھینچتے گئے۔ اسی قدر یہ گرہ زیادہ مضبوط ہوتی گئی۔

مختلف قسم کی مخلوق کی پیدائش

تجربہ سے دیکھا گیا ہے۔ کہ ہر ایک چیز کو سمجھنے کیلئے کوئی نہ کوئی ذریعہ ہوتا ہے۔ جس سے وہ بات سمجھی جا سکتی ہے۔ اگر کوئی علمی بات ہوگی تو کسی عالم سے سیکھی جائیگی۔ ہنر ہوگا تو اس کے ماہر سے سمجھا جائیگا۔ روحانی بات ہوگی تو کسی رشی۔ گیانی اور باخدا انسان سے اسکے متعلق سبق لیا جائیگا مگر یہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ جس کو حل کرنے کیلئے ہمیں کوئی بھی استاد نہیں ملتا۔ اور کوئی بھی ایسا طریق نہیں معلوم ہوتا جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ دنیا کی سب کائنات ہمارے کرموں یا عملوں کا نتیجہ ہے۔ اور ہمیں کوئی بھی ایسا جوڑ یا Kنکشن نہیں ملتا جس کے ذریعہ ہم دو نوں کو آپس میں ملا سکیں اور دو اور کی طرح ملا کر چار کر سکیں۔ سوائے اس کے کہ محض وہ عینک اشتی سے کہیں کہ چونکہ ایک آدمی بادشاہ ہے۔ اور دوسرا فقیر لہٰذا ضرور ایک کے کرم اگلے جنم کے شبھ تھے اور دوسرے کے برے۔ اس مسئلہ کے اس طرح ماننے سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اصل میں سب آدمی اچھے کرم کر کے بادشاہ ہی بنتے ہیں۔ ورنہ شاذونادر کوئی خراب کرم کر کے اپاہج اور گدا بنتا ہے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں اس کے برعکس ہی ہو رہا ہے۔ بادشاہ یا وزیر تو انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں باقی سب رعیت ہی ہوتے ہیں۔ حکمران قوموں میں بھی ایسا ہی ہے۔ انمیں بھی صاحب ثروت تھوڑے ہوتے ہیں باقی سب رواجی درجہ کے اور غریب ہوتے ہیں سپہ سالار ایک ہی ہوتا ہے۔ اور چھوٹے افسر بھی تھوڑے باقی ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد سپاہیوں کی ہوتی ہے۔ انسان دنیا میں عام طور پر ۲ ارب کے قریب شمار کئے جاتے ہیں۔ باقی مخلوق جو سب بے شعور ہونے کی وجہ سے اس سے کم درجہ پر ہے۔ وہ تو بے انداز ہے۔ اور کوئی انسانی اندازہ اس کو گنتی میں نہیں لا سکتا خصوصاً برسات کے موسم میں مچھر اور مکھیاں تو اتنی بے شمار ہوتی ہیں کہ اگر سارے کے سارے ۲ ارب انسان ملکر صرف مچھروں کو ہی گننا چاہیں تو شاید ان کی گنتی پوری کرنے سے پہلے وہ سب کے سب پاگل ہی ہو جائیں۔ مگر پھر بھی ان کی تعداد گنتی میں نہ لا سکیں۔ خبر نہیں اس موسم میں کونسی وبا نہ صرف اس دنیا بلکہ دوسری نامعلوم دنیاؤں میں بھی پڑتی ہے کہ ایک ہی وقت میں ایک ہی قسم کے کرم کرنیوالوں پر تباہی آ پڑتی ہے۔ اور وہ سب مچھر اور مکھیوں کا جنم لیکر اس دنیا میں لوگوں کو تنگ کرنے کے لئے آ موجود ہوتے ہیں۔ اور پھر خبر نہیں کہ وہ کونسے کرم کرتے ہیں کہ تھوڑے دنوں میں سب کے سب گم ہو جاتے ہیں۔ اکثر جگہ آدمی بذریعہ فلٹ اور مٹی کے تیل اور چونے وغیرہ سے ان کو مارنے کی کوشش کرتے ہیں مگر حقیقت میں قدرت ہی ان کو تباہ کرتی ہے۔ ورنہ وہ بذریعہ ملیریا ہیضہ اور دیگر امراض کے نہ صرف انسانوں بلکہ حیوانوں کو بھی ایک ہی موسم میں ختم کر دیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کرموں کا ان جونوں سے کوئی واسطہ نہیں بلکہ یہ جونیں اس حکیم خدا نے جو سب کا خالق ہے کسی مطلب کیلئے پیدا کی ہیں کیونکہ ان سب کا وجود اگر کسی حالت میں مضر ہے تو دوسری میں مفید بھی ہے اور یہ بات آئے دن سائنسدان اپنے تجربوں اور مشاہدات سے ثابت کر رہے ہیں۔

بادشاہ بننے کے کرم

اگر ایسے کرم ہوں۔ جن کے کرنے سے ایک آدمی بادشاہ بن سکتا ہو تو لازماً کچھ نہ کچھ فیصدی ضرور ایسے آدمیوں کی ہونی چاہئے جو ایسے کرم کر کے بادشاہ بن جائیں۔ ہم روز امتحانوں میں دیکھتے ہیں کہ خواہ کیسے ہی مشکل سوالات ہوں اور ممتحن کتنے ہی بے رحم مگر پھر بھی امتحان دینے والے ۷۵ فیصدی نہیں تو پچاس یہ نہیں تو ۲۵ یہ نہیں تو ۱۰ یہ نہیں تو ۵ فیصدی تو ضرور پاس ہو جاتے ہیں۔ سو فیصدی کبھی کسی امتحان میں ناکام نہیں ہوتے یہ ہو سکتا ہے۔ کہ ایک ہی امتحان دینے والا ہو اور وہ فیل ہو جائے تو اس طرح سو فیصدی ہو سکتے ہیں۔ مگر جب امتحان دینے والے ۲ ارب ہوں اور امتحان بادشاہ بننے کا ہو تو ۵ فیصدی کے حساب سے دس کروڑ بادشاہ بننے چاہئیں۔ اور اگر ایک فیصدی کے حساب سے ہوں۔ تو ۲ کروڑ ہونے چاہئیں۔ مگر ہم فیصدی کے حساب کو چھوڑ کر اگر ایک لاکھ کے پیچھے ایک آدمی لیں تو بھی ۲۰ ہزار بنتے ہیں مگر دنیا میں کبھی اتنے بادشاہ نہیں ہوئے اور اگر ایک کروڑ کے پیچھے ایک ہو تو بھی دو سو بنتے ہیں۔ فی زمانہ جنگ کی وجہ سے لوگوں کو عام طور پر سب بادشاہوں کی خبر ہو گئی ہے۔ اور وہ جانتے ہیں۔ کہ بادشاہ یا پریذیڈنٹ یا ڈکٹیٹر سینکڑوں نہیں بلکہ وہ چند ایک ہیں جو انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ ہمارے کرموں کا بادشاہ بننے سے کوئی واسطہ نہیں بلکہ یہ مسئلہ یونہی انسانوں پر ٹھونس دیا گیا ہے۔ دنیا کی اصلاح کے لئے ہر روز نئے نئے طرق تراشے جاتے ہیں کہ کس طرح کوئی قوم مہذب مالدار اور سب پر سبقت لے جانے والی بن جائے مگر یہ سوال کبھی بھی کسی نے نہیں اٹھایا۔ کہ ایسے کرم کرو۔ جن کی وجہ سے دوسرے جنم میں سب کے سب اعلیٰ پیدا ہوں۔ اور ساری کی ساری قوم بادشاہ بن جائے۔ اور بجائے سینکڑوں برس غلام رہنے کے ایک ہی نسل سے دوسری نسل میں سب کے سب آزاد اور حکمران پیدا ہوں۔ یہ کانگرس کمیٹی اور انقلابی پارٹی اور فارورڈ بلاک بنانے کی کیا ضرورت ہے۔ جب ایسا عمدہ نسخہ ہاتھ میں ہو۔ تو اس کو کیوں نہیں آزمایا جاتا۔ اس کا آزمانا تو درکنار اس کا ذکر تک نہیں کیا جاتا۔ جب ہم ایک چیز کو حقیقت مانتے ہیں۔ تو پھر اس پر عمل نہ کرنا اس کی حقیقت کو مٹانا ہے یا اس کا فضول اور لغو ہونا ثابت کرنا ہے۔

دراصل یہ محض خوش قسمتی ہے۔ ورنہ کرموں کی وجہ سے نہ کوئی دوسرے جنم میں اس دنیا میں بادشاہ بن کے آیا ہے اور نہ فقیر۔

قدرت خدا کا کرشمہ ہے نہ کہ تناسخ کا نتیجہ

ہم دیکھتے ہیں کہ ہر ایک آدمی ایک دوسرے سے الگ ہوتا ہے۔ نہ شکل میں ملتا ہے۔ نہ عادات میں نہ اخلاق میں نہ لباس میں نہ رفتار میں نہ گفتار میں نہ پگڑی کے باندھنے میں نہ کپڑوں کے پہننے میں۔ ایک آدمی صرف پگڑی قمیص۔ کوٹ پاجامہ اور جوتی پہنتا ہے۔ مگر کسی کی بھی یہ سب چیزیں آپس میں ایک روز کے لئے بھی نہیں ملتیں ہاتھوں کی ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلووں کے نقوش آپس میں نہیں ملتے۔ نہ صرف انسان بلکہ حیوانوں کے پاؤں کے نشان بھی آپس میں نہیں ملتے۔ اور اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو کیکر اور شیشم کے درخت جو ایک ہی قسم کے ہوتے ہیں۔ وہ بھی ایک دوسرے سے کئی طریق پر الگ ہوتے ہیں۔ ہر ایک کا تنا لمبائی اور ضخامت میں الگ۔ شاخیں ثمار اور بناوٹ میں الگ اور اسی طرح اور کئی قسم کے فرق ہوتے ہیں۔ ایسے ہی گلاب کے پھول کئی رنگوں کے ہوتے ہیں۔ کوئی آتشی گلابی ہے۔ تو کوئی صرف گلابی۔ کوئی پیازی گلابی ہے۔ تو کوئی نیم پیازی۔ کوئی سفید تو کوئی سیاہی مائل۔ کوئی سدا گلاب ہے۔ تو کوئی خاص موسم میں ہوتا ہے۔ کوئی گلقند کے کام آتا ہے۔ تو کوئی عرق کے۔ کوئی عطر کے کام آتا ہے۔ تو کوئی جلاب کے۔ الغرض ہر ایک چیز میں اپنی اپنی جگہ اتنا اختلاف ہے۔ کہ جس کی حد نہیں۔ اسی طرح پانی کو لیں۔ کوئی میٹھا ہے تو کوئی پھیکا کوئی کھاری ہے تو کوئی کڑوا۔ پھر موسم کو لیں۔ تو اس کے بھی کئی نمونے ہیں۔ پھر اجرام فلکی لیں۔ تو کہیں سورج ہے تو کہیں چاند کہیں سیارے ہیں تو کہیں ستارے۔ کہیں چھوٹے ہیں۔ تو کہیں بڑے۔ اور ایسے ہی سمندر اور دریا کی مچھلیوں کی اب تک ۸ ہزار اقسام معلوم ہو سکی ہیں۔ الغرض اس کائنات میں کوئی بھی چیز نہیں جس میں اختلاف نہ ہو۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ یہ سب کچھ تناسخ کی وجہ سے نہیں۔ اور نہ ہی کرموں کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔ بلکہ یہ سب کچھ اس مالک حقیقی کی اپنی قدرت کا کرشمہ ہے۔ جس کو دیکھ کر ہمیں اسکی تلاش کرنی چاہیئے۔ اور اس کے فضل کو طلب کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ سب کچھ اسکی رحمانیت کا طفیل سے ہی ہے۔

قانون قدرت کے خلاف

جب یہ کہا جاتا ہے۔ کہ کرموں کی وجہ سے کوئی امیر پیدا ہوتا ہے۔ اور کوئی غریب۔ تو پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ جو ماں کے پیٹ میں مر جاتا ہے۔ یا پیدا ہو کر کرموں کے کرنے کے زمانہ سے پہلے ہی فوت ہو جاتا ہے۔ تو بغیر کرم کرنے کے وہ کس جون میں جانے کا حقدار ہو سکتا ہے۔ پھر ایسا کیوں نہیں ہوتا۔ کہ ہر ایک سو سال تک زندہ رہے۔ اور ہر ایک کو ایک جیسا وقت کرموں کے لئے دیا جائے۔ اگر گورے شبھ کرموں کی وجہ سے ہیں تو وہ کالوں کے جائز حاکم ہوئے۔ پھر ان کے خلاف یہ سیاسی شورش کیوں ہوتی رہتی ہے۔ سو معلوم ہوا۔ کہ یہ جو کرموں کی وجہ سے جونیں بدلنے والا اعتقاد لوگوں میں آ گیا ہے۔ یہ نہ صرف خلاف عقل ہی ہے۔ بلکہ نظام دنیا کے خلاف بھی ہے۔ اور ہر ایک قسم کی ترقی میں روک۔ اس روک کو ہٹانا ہر ایک مہذب انسان کا فرض منصبی ہونا چاہیئے۔ جب ایک آدمی جانتا ہے۔ کہ وہ اپنے اگلے جنم کے کرموں کی وجہ سے کسی مصیبت میں مبتلا ہے۔ تو وہ اسکی کیوں تلافی کرے گا۔ آخر وہ سزا تو اسی نے بھگتنی ہی ہے۔ اسی طرح نہ ہی کسی دوسرے کو چاہیئے۔ کہ اسکی مدد کرے۔ پھر اگر کوئی آدمی بیمار ہو جائے۔ تو اس کا علاج نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ اپنے اگلے جنم کے کرموں کی سزا بھگت رہا ہے۔ جب پرمیشور نے اسکو سزا دی ہے۔ تو پھر ما اور شما کون ہیں۔ جو اسکی مدد کریں۔ اور خدا کے حکم کی خلاف ورزی کریں۔ مگر ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ہر روز لوگ رفاہ عام کے کام کرتے ہیں۔ اپاہج اور کوڑھیوں اور پاگلوں کے علاج کے لئے نئے نئے نسخے ایجاد ہوتے رہتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ یہ عقیدہ قانون قدرت کے برخلاف ہے اور انسان عملی طور پر اسکو رد کرتا ہے

پہلے جنم کی یاد

ہر روز دنیا میں سینکڑوں آدمی مرتے اور پیدا ہوتے ہیں۔ مگر کبھی کسی عقلمند یا ودوان یا مہاتما پرش نے یہ نہیں کہا۔ کہ میں اگلے جنم میں یہ تھا۔ اور یہ میرے فلاں جنم کے کرموں کا پھل ہے۔ اگر یہ طریقہ انسان کے سدھارنے کے لئے بنایا گیا ہے۔ تو ضرور اسکی ایسی زندہ مثالیں ملنی چاہئیں۔ مگر آج کل باوجود اس کے کہ ساری دنیا کی خبریں روزانہ اخباروں میں اسی وقت شائع ہو جاتی ہیں۔ مگر کبھی بھی کسی ملک میں ایسا آدمی ظاہر نہیں ہوا۔ جس نے یہ کہا ہو۔ کہ میں پہلے جنم میں بادشاہ تھا۔ چین یا جاپان میرے قبضہ میں تھے۔ اور اب میں بھیک مانگ رہا ہوں۔ اور میری اس حالت سے سبق سیکھو ؎

من نہ کردم شما حذر بکنید

تم اچھے ہو کر رہنا میرے کرم برے تھے۔ مگر اب میں سمجھ گیا ہوں۔ اب میں اچھے کرم کرونگا۔ اور اگلے جنم میں بادشاہ بن کر آؤنگا۔ اتنے کروڑ آدمی اس عقیدہ کے معتقد ہیں۔ اور ہر روز جونوں میں چکر لگاتے رہتے ہیں۔ مگر افسوس کہ ان میں سے کبھی بھی کوئی ایسا پیدا نہیں ہوا۔ جس نے آپ بیتی سنائی ہو۔ ہاں بعض دفعہ اخباروں میں ایسی لغو حرکات ہوتی رہتی ہیں۔ کہ فلاں گاؤں میں ۵ سالہ لڑکی پیدا ہوئی ہے جو اپنا اگلا گھر دکھاتی ہے۔ اور کہتی ہے کہ میں اگلے جنم میں اس میں رہتی تھی وغیرہ۔ اس ایجاد کا کیا فائدہ۔ ۲ ارب آبادی میں سے ۲۰ یا ۳۰ سال بعد اگر دنیا میں ایک ایسے بچہ کا نام پیش کیا جاتا ہے۔ جس کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ وہ اگلے جنم کی بات سناتا ہے۔ مگر وہ ایسی نکمی اور واہیات کہ جن کا نہ کوئی سر نہ پیر۔ ایسا اعتقاد فضول مذاق نہیں تو اور کیا ہو سکتا ہے؟ مگر اس سے اتنا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہمارے اس خیال کے معتقد دوستوں کی فطرت چاہتی ہے۔ کہ وہ اس کا شاہدہ کرا کر دوسروں پر ثابت کر دیں۔ کہ ایسا ہو سکتا ہے۔ اور ان کا اعتقاد کسی بے بنیاد بات پر نہیں۔ مگر حقیقت میں وہ ایسا نہیں کر سکتے

خاکسار صوفی محمد رفیع ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس مٹھی

"افسر الاطباء حکیم نوردین صاحب"

حضرت حاجی حکیم مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق کتاب "مجربات کانفرنس" ۳ء کل صفحہ ۲۰۰ مرتبہ حکیم محمد افضل صاحب جنرل سیکرٹری پنجاب پراونشل طبی کانفرنس لاہور کے صفحہ ۷ پر مختصر نوٹ قابل ریکارڈ ہے۔ سب سے پہلے حکیم اجمل خاں مسیح الملک دہلوی کا مختصر حال لکھ کر چند مجربات دیئے ہیں۔ اور دوسرے نمبر پہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:-

"پنجاب کے نہایت مشہور طبیب ہوئے ہیں۔ سن پیدائش ۱۸۴۱ء لاہور لکھنؤ۔ بھوپال وغیرہ میں دینی اور طبی تعلیم حاصل کی۔ پھر ریاست جموں وکشمیر میں عرصہ تک ریاست کے طبیب رہے مہاراجہ صاحب آپ سے بہت عزت سے پیش آتے تھے۔ قیام جموں کے زمانہ میں حکیم صاحب کو میرزا غلام احمد قادیانی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) سے عقیدت ہو گئی۔ چنانچہ مرزا صاحب کی کتاب "براہین احمدیہ" کی تائید میں "تائید براہین احمدیہ" تالیف کی۔ ریاست سے قطع تعلق ہونے کے بعد وطن مالوف بھیرہ تشریف لے گئے۔ پھر مکان بنانے کے بعد آپ قادیان چلے آئے۔ اور میرزا صاحب کے ایماء سے قادیان میں ہی مقیم ہو گئے۔ اور اہل وعیال کو بھی وہیں منگا لیا۔ تھوڑے ہی دنوں میں حذاقت کا ڈنکہ بج گیا۔ اور سل۔ دق۔ نامردی وغیرہ کے مریض بکثرت آنے لگے۔ کسی مریض کا علاج اگر یونانی طریقہ سے نہ ہوتا تھا۔ تو آپ کو ویدک اور ڈاکٹری دوائیں اضافہ کرنے کے بعد عجیب وغریب کامیابی ہوتی تھی۔

میرزا صاحب کے زمانۂ حیات میں اگر ایک طرف میرزا صاحب کے اردگرد معتقدین و مریدین کا ہجوم ہوتا تھا۔ تو دوسری طرف حکیم صاحب کے مکان پر مرضاء اور طلباء کا جمگھٹا لگا رہتا تھا۔

خود میرزا صاحب حکیم صاحب کی شان میں تعریفی کلمات کہنے میں دریغ نہیں کرتے تھے۔ اور حکیم صاحب کے علم و فضل کی قدر شناسی کرتے تھے۔

میرزا صاحب کے بعد جماعت احمدیہ نے متفقہ طور پر آپ کو خلیفہ قرار دیا۔ اور کئی سال اس منصب پر فائز رہنے کے بعد ۱۹۱۴ء میں بمقام قادیان ہی انہوں نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ آپ علوم معقول و منقول میں زبردست مہارت رکھتے تھے۔ طب میں آپ کو درجہ اجتہاد حاصل تھا۔" (احقر محمد ابراہیم جنڈیالہ شیر خان)

تبادلہ مبلغین

خواجہ خورشید احمد صاحب دیہاتی مبلغ کا تبادلہ گنج مغلپورہ سے ایمن آباد ضلع گوجرانوالہ کیا گیا۔ اور حافظ بشیر احمد صاحب دیہاتی مبلغ ایمن آباد سے گنج مغلپورہ تبدیل کئے گئے۔

(ناظر دعوت و تبلیغ)

نقشہ بیعت ماہ مارچ ۱۹۴۵ء

ضلع سیالکوٹ کی جماعتوں اور مرکزی مبلغین کیلئے لمحہ فکریہ

۱۔ مارچ میں کل ۲۹۴ نئے افراد داخل احمدیت ہوئے۔ تعداد بیعت کے لحاظ سے اس مرتبہ ضلع گورداسپور اول۔ ضلع گوجرانوالہ دوئم اور پراونشل بنگال سوئم ہے۔ ضلع گوجرانوالہ نے قابل رشک ترقی ہے۔ اس کے برعکس ضلع سیالکوٹ جو کبھی دوئم آیا کرتا تھا اب پیچھے رہ گیا ہے۔ اور اس ضلع کی جماعتوں میں رفتار بیعت ایسے ترقی کرنے کے گرتی جارہی ہے۔ امید ہے ذمہ دار ان افراد توجہ فرمائیں گے۔

۲۔ مہینہ میں مختلف تبلیغی اداروں کے ذریعہ جو بیعت ہوئی اس کا نقشہ حسب ذیل ہے۔ نقشہ کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ جہاں مقامی جماعت ہائے احمدیہ اندرون ہند کی مساعی سے ۱۸۰ بیعتیں ہوئیں وہاں مرکزی مبلغین وغیرہ کے ذریعہ صرف ۱۱۴ بیعتیں ہوئیں یہ امر مبلغین کے لئے قابل توجہ ہے

بذریعہ مقامی تبلیغ ۴۲	بذریعہ دیہاتی مدرسین ۸	بذریعہ دیگر مبلغین نظارت دعوۃ و تبلیغ ۴۴
بذریعہ دیہاتی مبلغین ۳۲	بذریعہ کارکنان بیت المال ۶	بذریعہ جماعتہائے احمدیہ اندرون ہند ۱۸۰

کل ۲۹۴

(۳) ہندوستان کی جماعتوں میں سے دس فی صدی جماعتوں میں اس مہینہ میں ۱۰۶ بیعتیں ہوئیں اور باقی جماعتوں میں ۱۸۸۔ دس فی صدی جماعتوں کی بیعت کا نقشہ درج ذیل ہے۔ اس نقشہ میں بعض جماعتوں کے نام کے سامنے ۷ مہینہ سے متواتر صفر آرہا ہے۔ کیا ایسی جماعتوں کے لئے ابھی وقت نہیں آیا کہ وہ اپنی ذمہ داری کو سمجھیں۔

(نورالدین منیر انچارج بیعت دفتر پرائیویٹ سکرٹری)

نقشہ بیعت اندرون ہند از یکم امان تا ۳۰ امان ۱۳۲۴ ھش

اس میں صرف دس فی صدی جماعتوں کی بیعت دکھائی گئی ہے

نمبر شمار	نام جماعت	تعداد بیعت	نمبر شمار	نام جماعت	تعداد بیعت	نمبر شمار	نام جماعت	تعداد بیعت	نمبر شمار	نام جماعت	تعداد بیعت
۱	قادیان	۲	۲۲	بھینی بانگر ضلع گورداسپور	×	۴۱	بمبئی	۱	۴۹	دنجیاں ضلع گورداسپور	×
۲	لاہور	×	۲۳	اٹھوال ضلع گورداسپور	۵	۴۲	کھیوا کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ	۱	۵۰	فیروزپور	۱
۳	کریام ضلع جالندھر	۴	۲۴	موسی بنی مائنز بہار	×	۴۳	یادگیر دکن	×	۵۱	سامانہ محمود پور ریاست پٹیالہ	×
۴	دہلی	۱	۲۵	کرڈاپلی۔ اڑیسہ	×	۴۴	بھیرو چیچی ضلع گورداسپور	۷	۵۲	غوث گڑھ ماچھیواڑہ ریاست پٹیالہ	×
۵	سیالکوٹ	۱	۲۶	کھاریاں ضلع گجرات	×	۴۵	گجرات	×	۵۳	بھاگلپور سٹی	×
۶	حیدرآباد دکن	×	۲۷	دھرم کوٹ بگہ ضلع گورداسپور	۱	۴۶	کوٹ تیمرانی ضلع ڈیرہ غازی خاں	×	۵۴	کپورتھلہ	×
۷	کلکتہ	×	۲۸	پراونشل بنگال	۱۴	۴۷	کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیارپور	×	۵۵	کوئٹہ	×
۸	کیرنگ (اڑیسہ)	×	۲۹	گنج مغلپورہ	×	۴۸	کراچی	۱	۵۶	چانگریاں تاڑگا ضلع سیالکوٹ	×
۹	ناسنور کشمیر	×	۳۰	یاڑی پورہ کشمیر	×				۵۷	انگت اونچے ضلع گوجرانوالہ	۴
۱۰	...ضلع گورداسپور	×	۳۱	رشی نگر (کشمیر)	×						
۱۱	گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ	۱	۳۲	دوالمیال ضلع جہلم	×						
۱۲	ننگل کلاں ضلع گورداسپور	۹	۳۳	داتہ زید کا ضلع سیالکوٹ	×						
۱۳	ادرحمہ ضلع سرگودھا	×	۳۴	چک سکندر معہ مضافات ضلع گجرات	×						
۱۴	تلونڈی جھنگلاں ضلع گورداسپور	×	۳۵	سڑوعہ ضلع ہوشیارپور	×						
۱۵	امرتسر	۵	۳۶	کھیوے بجوہ ضلع سیالکوٹ	۱						
۱۶	سونگھڑہ۔ اڑیسہ	۱	۳۷	سیدوالا ضلع شیخوپورہ	۱						
۱۷	بستی رنداں ضلع ڈیرہ غازی خاں	×	۳۸	نگریا ... اڑیسہ	×						
۱۸	محمودآباد ضلع جہلم	×	۳۹	شاہدرہ لاہور	×						
۱۹	گولیکی ضلع گجرات	×	۴۰	جہلم	×						
۲۰	کنانور مدراس	۲									
۲۱	چارکوٹ کشمیر	۲									

نمبر شمار	نام جماعت	تعداد بیعت	نمبر شمار	نام جماعت	تعداد بیعت	نمبر شمار	نام جماعت	تعداد بیعت
۵۸	عزیز پور ڈگری ضلع سیالکوٹ	×	۶۲	محمد آباد سٹیٹ سندھ	۵	۶۶	ملتان	۱
۵۹	چونڈہ ضلع سیالکوٹ	۱	۶۳	خانانوالی میانوالی کوٹ باجوہ ضلع سیالکوٹ	×	۶۷	ناصرآباد۔ سندھ	۲
۶۰	لالہ موسیٰ ضلع گجرات	×	۶۴	شاہ پور امر گڑھ ضلع سیالکوٹ	۳	۶۸	پیکال اڑیسہ	×
۶۱	کھنہ پور کشمیر	×	۶۵	جنڈ کے منگولے ضلع سیالکوٹ	×	۶۹	مجوکہ ضلع سرگودھا	×

حسابداران امانت ذاتی توجہ فرمائیں

حسابداران میں سے کئی ہیں۔ جنہوں نے ابھی تک فارم شرائط (مطبوعہ) پُر کرکے دفتر امانت کو نہیں بھیجے۔ نہ اپنے دستخطوں کا نمونہ بغرض منتقل ریکارڈ ارسال کیا ہے۔ چونکہ روپیہ کے لین دین میں ہر دو امور مذکورہ بالا برائے اغراض شناخت نہایت ضروری ہیں۔ اس لئے ایسے احباب سے درخواست ہے کہ مطبوعہ فارم شرائط دفتر امانت سے منگوا کر اور پُر کرکے جلد سے جلد دفتر کو واپس فرمادیں تا یہ نہایت ضروری حصہ ریکارڈ مکمل ہوسکے اور تا دفتر کو اس اہم ریکارڈ کی عدم موجودگی میں ادائیگی کے مواقع پر جو مشکلات دربارہ شناخت حسابداران پیش آتی رہتی ہیں ان کا سدباب ہوسکے۔

احباب نے اگر اب بھی دفتر امانت کو مطلوبہ ریکارڈ بہم نہ پہنچایا تو یہ امر دفتر کی مشکلات دربارہ شناخت میں مزید اضافہ کا موجب ہوگا۔ دفتر امانت ایسے ریکارڈ کی عدم موجودگی میں بحیثیت ان تمام دیگر ذرائع کو جو شناخت میں ممد و معاون ہوسکیں استعمال میں لاتے ہوئے ہر ممکن کوشش کرے گا کہ تعمیل آرڈر کرے۔ مگر اصل ریکارڈ (نمونہ دستخط فارم شرائط) کی عدم موجودگی میں اگر دیگر ذرائع ممد و معاون نہ ہوسکے تو دفتر امانت مجبور ہوگا کہ ادائیگی نہ کرے اس لئے احباب کو چاہیئے کہ جسقدر جلد ممکن ہوسکے مذکورہ بالا ریکارڈ بھجوادیں۔ اور ایسے مواقع پیدا نہ ہونے دیں جن کی وجہ سے ادائیگی میں کسی بھی طرح روک پیدا ہو۔ اور نوٹ فرمالیں کہ اگر انہوں نے ریکارڈ نہ بھیجا اور اس وجہ سے کبھی رقوم کی ادائیگی میں التوا یا روک پیدا ہوگئی۔ تو پھر شکایت نہیں ہونی چاہیئے۔ (محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان)

ہر قسم کا چندہ بیس تاریخ تک مرکز میں پہنچ جانا چاہیئے

جیسا کہ بارہا اعلان کیا جاچکا ہے۔ یہ نہایت ضروری ہے کہ ہر قسم کا چندہ باقاعدہ ہر ماہ کی بیس تاریخ تک مرکز میں پہنچتا رہے۔ ورنہ مرکز کے کام میں ہرج ہونے کا اندیشہ ہے۔ مگر افسوس کہ بعض احباب سستی کرتے ہیں۔ اور نقد وصول شدہ رقوم اس غرض سے رکھ چھوڑتے ہیں کہ زائد فراہمی ہونے پر اکٹھی روانہ کردی جائے گی۔

چنانچہ مندرجہ ذیل شہری جماعتوں کی طرف سے ماہ مارچ کا چندہ ابھی تک وصول نہیں ہوا ان کو چاہیئے کہ ماہ مارچ ۱۹۴۵ء کا چندہ فوراً ارسال فرمادیں اور آئندہ کے لئے ایسا انتظام کیا جائے کہ ہر ماہ کی بیس تاریخ تک وصول شدہ رقم مرکز میں پہنچ جائے۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ ہر قسم کا چندہ مع اس کی تفصیل کے محاسب صدر انجمن احمدیہ

کے نام آنا چاہیئے۔

دھرمسالہ	خانیوال	جموں
ظفروال	لیتہ	پونچھ
نارووال	چک ۹۶ / ۱۲-ل	نسیم آباد مرزا خام
محمد نگر لاہور	زیرہ	محمود آباد اسٹیٹ
گوجرہ	جالندھر چھاؤنی	محمد آباد اسٹیٹ
جھنگ شہر	ہوشیارپور	کنری
چنیوٹ	سرہند	علی گڑھ
جھنگ مگھیانہ	دھوری	بریلی
چکوال	بھٹنڈہ	بھاونگر کاٹھیاواڑ
کندیاں	بڈبڑ	عثمان آباد دکن
چھنیند	بلب گڑھ	کمنا نور
چارسدہ	کاہنور	کاروناگاہلی
ٹانک		

برکت علی عفی عنہ ناظر بیت المال قادیان

ضرورت رشتہ

دو لکھی پڑھی لڑکیوں کے لئے جن کی عمر ۱۴-۱۶ برس ہے اور امور خانہ داری سے پوری طرح واقف ہیں دو اچھے رشتوں کی ضرورت ہے۔ جو انگریزی اعلیٰ تعلیم یافتہ برسر روزگار ہوں اور پٹھان یوسف زئی خاندان سے تعلق رکھتے ہوں۔ مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں:۔

ڈاکٹر نثار احمد ۶ ماڈرن آئی وِیر اندرمرینہ ہوٹل۔ نئی دہلی

معجون عنبری

دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ اسکے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ بیکار ہیں اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے کہ بچپن کی باتیں بھی خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمائیے اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کر لیجئے۔ ایک شیشی سیر بھر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس سے ۱۸ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ رخساروں کو مثل گلاب کے پھول کے سرخ اور کندن بنا دے گی۔ فی شیشی چار روپے (للعہ)

پتہ مولوی حکیم ثابت علی (دیخ زبان) محمود نگر نمبر ۵ لکھنؤ

باجلاس صاحب سینیر سب جج بہادر جالندھر

بمقدمہ شوق محمد بنام مسمات رحمت بی بی

نمبر مقدمہ ۱۹۴۵ OF ۳ اشتہار برائے اختصار عذرداران میعادی

مقدمہ برائے حصول سارٹیفکیٹ جانشینی ترکہ مسماۃ چراغ بی بی متوفیہ بیوہ غلام رسول ساکن جالندھر

از جانب شوق محمد ولد غلام نبی ذات شیخ سکنہ جالندھر شہر عرائض نویس لاہور

مقدمہ ہذا میں شوق محمد مذکور نے درخواست دی ہے کہ محکمہ سے سارٹیفکیٹ جانشینی ترکہ مسمات چراغ بی بی متوفیہ عطا کیا جائے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار ہذا عوام الناس کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جس شخص کو سائل کے سارٹیفکیٹ جانشینی ملنے میں کچھ عذر ہو وے بتاریخ ۲۷/۴/۴۵ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر عذر پیش کرے۔ ورنہ عدم حاضری میں حکم مناسب ہوگا۔ تحریر ۶/۴/۴۵

دستخط حاکم

بحروف انگریزی

مہر عدالت

انتخاب

دنیا کی بہترین تصانیف کا

4000 PRECIOUS GEMS

اس میں مختلف مضامین کے متعلق سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چار ہزار ارشادات جمع کئے گئے ہیں۔ مختلف غیر مسلم و غیر احمدی اقوام پر حقیقی اسلام کی حجت پوری کی گئی ہے۔ ہندوستان کے مسلمان بادشاہوں کا ایک اہم فرض ہے۔ یہ چار سو صفحے کی تبلیغی کتاب خدا تعالیٰ کے فضل اور تائید سے تیار ہوئی ہے انگریزی دان یہ کتاب شوق سے خرید سکتے ہیں۔ قیمت صرف دو روپے مجلد دو روپے آٹھ آنے معہ محصولڈاک

عبداللہ الہ دین سکندرآباد۔ دکن

زد جام عشق

مردانہ طاقت کے لئے بے نظیر دوا ہے۔ قیمت ایک روپیہ کی چھ گولیاں

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ خدمت خلق قادیان

ست سلاجیت آفتابی

فوائد:۔ مخرج سنگ مثانہ۔ مقوی گردہ۔ دافع ورم و چوٹ۔ مقوی اعضائے رئیسہ۔ مزید حرارت غریزی سوزاک۔ جریان۔ بواسیر خونی اور خشک۔ ضعف باہ کو مفید ہے۔ معدہ کو طاقت دیتی۔ جگر و مثانہ کو صاف کرتی۔ اور شباب آور ہے۔ پٹھوں کو قوت دیتی۔ اور سردیوں میں بدن کو گرم رکھتی اور پرانے دردوں کو دور کرتی ہے۔ اس کی تعریف کی یہ جگہ متحمل نہیں ہو سکتی۔ آپ یقین رکھیں کہ بہترین سلاجیت آفتابی اور کہیں نہیں مل سکتی۔ قیمت ست سلاجیت آفتابی درجہ اول عہ تولہ۔ آتشی ایک روپیہ تولہ

خان عبدالعزیز خاں حکیم حاذق مالک و منیجر طبیہ عجائب گھر قادیان

خط بنام ہر خاص و عام

گھر بیٹھے کمائیں

گھر بیٹھے کمائیں

مکرمی! السلام علیکم

آپ یقین کریں کہ ہمارے پاس ایسے مجرب نسخے موجود ہیں جو خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ مایوس ترین مریضوں پر بھی نہایت مفید ثابت ہو چکے ہیں۔ نسخے انگریزی یونانی اور ویدک ادویات پر مشتمل ہیں۔ ہم نے افادہ عام کے لئے ان کو ظاہر کرنا پسند کیا۔ اگر یقین نہ ہو تو پوری تسلی کے لئے ہمارے دواخانہ سے تیار شدہ مرکبات منگوا کر کسی مریض پر استعمال کروا دیکھیں تجربہ کے بعد طے شدہ قیمت پر نسخہ حاصل کریں۔ پھر اخبارات اور اشتہارات کے ذریعہ شہرت دیکر روپیہ کمائیں (نوٹ) ہر دوائی گورنمنٹ کے سند یافتہ ماہر کے ذریعہ تیار ہوتی ہے دوائی کی قیمت علاوہ محصول ڈاک ہوگی۔ جواب کے لئے ٹکٹ ارسال کریں۔

مقوی دماغ

دماغی کام کرنے والوں کے لئے نادر تحفہ ہے۔ مراق جنون اعصابی کمزوریوں کے لئے اکسیر ہے فی شیشی ۱/۴ پونڈ -/-/5

اکسیر بصر

یہ سرمہ پیدائشی اندھاپن کے سوائے ہر مرض چشم کے لئے مفید ہے بڑھاپے میں نظر کو قائم کر دیتا ہے فی تولہ ۹ عہ

فولادی گولیاں

ہر قسم کی اعصابی کمزوری کو دور کر دیتی ہیں۔ اور بڑھاپے میں جوانی کا رنگ بھر دیتی ہیں۔ فی شیشی ۴۸ گولیاں -/-/3

اکسیر دنداں

منہ کی بدبو۔ خون کا آنا۔ پیپ کا نکلنا۔ دانتوں کا ہلنا۔ اس کے چند دنوں کے استعمال سے یکسر دور ہو جاتا ہے۔ ڈبیہ فی اونس ۱ — ۴ — ۰

اکسیری گولیاں

طاقت کے ضائع ہونے کو یکسر روک دیتی ہیں طبیعت میں بے حد ضبط اور طاقت پیدا کرتی ہیں۔ مکمل کورس -/-/5

نسوانی گولیاں

عورتوں کی مخصوص تکالیف کمی۔ زیادتی۔ درد کمر۔ کمزوری۔ بے قاعدگی کے لئے اکسیر ہیں۔ قیمت۔ مکمل کورس -/8/3

ملنے کا پتہ

حمیدیہ فارمیسی قادیان

ہمیں لکھیں

ہر مرض کے علاج کیلئے

باجلاس صاحب سینیر سب جج بہادر جالندھر

بمقدمہ چراغ الدین بنام نادارد

نمبر مقدمہ ۴۴ ۱۲۸ OF اشتہار برائے اختصار عذرداران میعادی۔

مقدمہ برائے حصول سارٹیفکیٹ جانشینی ترکہ مسمات چراغ بی بی بیوہ غلام رسول ذات شیخ ساکن جالندھر شہر متوفیہ

از جانب چراغ الدین ولد حکم الدین ذات شیخ سکنہ جالندھر شہر

مقدمہ ہذا میں چراغ الدین نے درخواست دی ہے کہ محکمہ سے سارٹیفکیٹ جانشینی ترکہ مسمات چراغ بی بی متوفیہ عطا کیا جاوے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار ہذا عوام الناس کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جس شخص کو سائل کے سارٹیفکیٹ جانشینی ملنے میں کچھ عذر ہو وے بتاریخ ۲۷/۴/۴۵ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر عذر پیش کرے۔ ورنہ عدم حاضری میں حکم مناسب ہوگا۔ تحریر ۶/۴/۴۵

دستخط حاکم

بحروف انگریزی

مہر عدالت

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کیجئے

(منیجر)

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۲ اپریل۔ مغربی محاذ پر نویں امریکن فوج کے ہراول ٹینک دستے میکڈابرگ کے پاس پہنچ گئے ہیں۔ اور اب برلین سے ستر میل سے بھی کم ہیں۔ اور ان روسی فوجوں سے سو میل دور ہیں جو برلین کے مشرق میں لڑ رہی ہیں۔ ہینوور کے صوبہ میں تین برطانوی ڈویژن ہیمبرگ پر بڑھ رہے ہیں۔ اور ایک ڈویژن تو اب یہاں سے صرف پچاس میل پر ہے۔ بعض اور دستوں نے بریمن پر بڑھتے ہوئے دو مقامات پر قبضہ کر لیا ہے۔ ان فوجوں کے مغرب میں کینیڈین دستے شمالی ہالینڈ کے نصف حصہ پر قبضہ کر چکے ہیں۔ اور اب ایمسٹرڈم راٹرڈم اور ہیگ کے قریب پہنچ رہے ہیں۔ پہلی امریکن فوج کے دستے اپنے مورچہ پر ساڑھے نوے میل تک بڑھ گئے ہیں۔ تیسری فوج نے وسطی جرمنی میں نیا حملہ شروع کر دیا ہے۔ اور اب اسے چیکوسلواکیہ کی سرحد تک پہنچنے کے لئے ۸۰ میل کا فاصلہ طے کرنا پڑیگا۔

اتحادی بمباروں نے گذشتہ شب نیورمبرگ اور میونک پر بمباری کی۔

آسٹریا کے دارالسلطنت ویانا کے قریبًا تمام شہر پر روسی قبضہ ہو چکا ہے۔ ویانا سے آگے بڑھنے والے دستے اب مغرب میں چالیس میل تک نکل گئے ہیں۔ برطانوی بمباروں نے کل کیل میں دس ہزار ٹن کا ایک جرمن جنگی جہاز غرق کر دیا۔

میڈرڈ ۱۲ اپریل۔ سپین گورنمنٹ نے جاپان کے ساتھ سیاسی رشتہ قطع کر لینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

واشنگٹن ۱۲ اپریل۔ جزیرہ اوکے ناوا میں ناہا کے لئے زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ اوکے ناوا کے مغرب میں ایک جزیرہ پر جو امریکن فوج اتری تھی۔ اس نے یہاں جاپانیوں پر قابو پا لیا ہے۔ لوزان کے جنوبی حصہ میں ایک شہر دشمن سے چھین لیا گیا ہے۔ امریکن بمباروں نے ہانگ کانگ میں وکٹوریا کی اہم گودیوں کو نشانہ بنایا۔ ایک اور اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ بھاری بمباروں نے ماریانا کے اڈوں سے اڑکر ٹوکیو پر حملہ کیا۔ اور چن چن کر صنعتی ٹھکانوں کو نشانہ بنایا۔ ٹوکیو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ اتحادی بحری جہازوں نے سماٹرا کے مغربی سرے کے پاس سباٹنگ پر حملہ کیا۔

دہلی ۱۲ اپریل۔ سنٹرل اسمبلی میں وار ٹرانسپورٹ سیکرٹری نے کہا۔ کہ جنگ کی حالت سدھرنے کا ابھی پٹرول کی سپلائی پر اثر نہیں پڑا۔ اور حکومت کو افسوس ہے۔ کہ پٹرول کے ابتدائی راشن میں اضافہ کی جلد امید نہیں۔ اور ابھی یہ بھی نہیں کہا جا سکتا۔ کہ کب بڑھایا جا سکیگا

لنڈن ۱۲ اپریل۔ کل مسٹر چرچل نے ہاؤس آف کامنز میں بتایا۔ کہ فروری ۱۹۴۵ء تک قریبًا ڈیڑھ لاکھ ہندوستانی سپاہی جنگ میں ہلاک مجروح اور مفقود الخبر ہوئے۔

لنڈن ۱۲ اپریل۔ گذشتہ شب یونان کی نیشنل پارٹی کے لیڈر اور شاہ پرست یونانی فوجوں کے چیف جنرل پر قاتلانہ حملہ ہوا۔ جو ناکام رہا۔

لنڈن ۱۲ اپریل۔ ساؤتھ منچورین ریلوے کے صدر کو نئی جاپانی کیبنٹ میں وزیر ٹرانسپورٹ مقرر کیا گیا ہے۔

واشنگٹن ۱۲ اپریل۔ امریکہ کے سیاسی حلقوں کا بیان ہے۔ کہ جنرل پلاسٹراس سابق وزیراعظم یونان برطانیہ کے دباؤ کی وجہ سے ناکام رہا ہے کہا جاتا ہے۔ کہ اس کے زوال کے اسباب برطانیہ کے پیدا کردہ تھے۔ برطانیہ کے رویہ نے اسے مستعفی ہونے پر مجبور کر دیا تھا۔

دہلی ۱۲ اپریل۔ ۱۹۴۴ء میں حکومت نے ڈیفنس سروسز کے لئے چھ کروڑ پونڈ سوت حاصل کیا ہے ۱۹۴۳ء میں ۵ کروڑ پونڈ خریدا گیا تھا۔

روم ۱۲ اپریل۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ یہ عین ممکن ہے۔ شمالی اٹلی کے جرمنوں سے آزاد ہونے پر وہاں سے بادشاہت کا خاتمہ ہو کر سول ایجنسی کمشن قائم ہو جائے۔

لنڈن ۱۲ اپریل۔ انگلستان میں مقیم پولش گورنمنٹ نے سرکاری طور پر اعلان کیا ہے۔ کہ چار روسی سویلین سابق وزیراعظم پولینڈ اور ایک مشہور پولش لیڈر کو اغوا کر کے لے گئے۔

سکھر ۱۲ اپریل۔ ایک آریہ سماجی لیڈر کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ بدیں وجہ کہ اس نے ستیارتھ پرکاش پر پابندی کے خلاف بعض مقامات پر تقریریں کی تھیں۔

لاہور ۱۲ اپریل۔ حکومت ہند کے حکم سے پرائمری اور مڈل کلاسز کی درسی کتب کی قیمت بڑھا دی گئی ہے۔ بک سیلر نئی قیمتوں کی مہریں لگا رہے ہیں۔ کیونکہ بغیر مہر کتاب فروخت کرنا جرم قرار دیا گیا ہے۔

ڈبروگڑھ ۱۲ اپریل۔ مقامی پولیس نے ایک مقامی فرم سے دو لاکھ روپیہ کے سگریٹ برآمد کئے ہیں۔ ایک اور فرم سے ساٹھ ہزار گز کپڑا برآمد کیا گیا ہے۔ کلکتہ میں ایک کروڑ گز کپڑا برآمد کیا گیا ہے۔

پیرس ۱۲ اپریل۔ سپریم اتحادی ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ امریکن فوجوں نے جرمنی کی وزارت خارجہ کے سٹاف کے ۲۸۵ ممبروں کو گرفتار کر لیا ہے۔

لنڈن ۱۲ اپریل۔ آسٹریلیا کے نائب وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے۔ کہ بحرالکاہل کی جنگ قریبًا ڈیڑھ سال اور لڑی جائیگی۔

چنکنگ ۱۲ اپریل۔ یہاں کے سیاسی حلقوں کا بیان ہے۔ کہ جاپانی مسلسل شکستوں کے باعث برما۔ ملایا اور ہند چینی اور مرکزی چین کو خالی کرنے کی فکر میں ہیں۔

چندرنگر ۱۲ اپریل۔ فرانسیسی ہند کا گورنر جنرل ڈیگال سے ملنے کے لئے بذریعہ ہوائی جہاز فرانس جا رہا ہے۔

واشنگٹن ۱۲ اپریل۔ مغربی محاذ پر امریکن فوج نے جرمنی کے شہر برار سکچراٹ کے رقبہ میں بڑے بڑے راکٹ بموں سے بھری ہوئی ۱۳ لاریوں پر قبضہ کر لیا۔ ان میں سے ہر ایک کا وزن ½۱۳ ٹن ہے۔

لنڈن ۱۲ اپریل۔ برطانوی پریس نے سپرو کمیٹی کی تجاویز کو نمایاں طور پر شائع کیا ہے۔ لیبر پارٹی کے پارلیمنٹری حلقوں میں اس سے خاص دلچسپی پیدا ہو گئی ہے۔

لنڈن ۱۲ اپریل۔ مسٹر چرچل نے ایک بیان میں کہا۔ کہ موجودہ جنگ میں برٹش کامن ویلتھ کے ۱۱ لاکھ ۲۶ ہزار آدمی کام آئے ہیں۔ برطانیہ کے دو لاکھ ۱۶ ہزار ہلاک اور تیس ہزار لاپتہ ہیں۔

لنڈن ۱۲ اپریل۔ برٹش گورنمنٹ نے نو آبادیات کے نمائندوں سے بات چیت کرنے کے بعد فیصلہ کیا ہے۔ کہ شاہنشاہ جاپان کو جنگی مجرموں کی فہرست میں شامل کیا جائے۔

لنڈن ۱۲ اپریل۔ جرمنی سے معتبر ذرائع سے جو اطلاعات آ رہی ہیں۔ ان سے نازی لیڈروں میں زبردست اختلافات ظاہر ہوتے ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ہملر نے عملی طور پر ہر شعبہ میں ہٹلر کی جگہ لے لی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ ہٹلر بیمار ہے۔ اس کے زیادہ دیر تک زندہ رہنے کی بہت کم امید ہے۔

لنڈن ۱۲ اپریل۔ جرمن ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ امسال ہٹلر کے یوم پیدائش کی تقریب پر بوجہ جنگی مصروفیت کوئی تعطیل نہ کی جائیگی۔

لنڈن ۱۲ اپریل۔ مغربی محاذ پر نویں۔ پہلی اور تیسری فوجوں کے بکتر بند ٹینک دستے ایلبا کی طرف میدان پر میدان مارتے جا رہے ہیں۔ یہ برلین کی راہ میں آخری دریائی روکاوٹ ہے۔ کل بعض دستوں نے پچاس میل پیشقدمی کی۔ جنوب کی طرف بھی کچھ دستے بڑھ گئے ہیں۔ پیدل دستے ان دستوں کے پیچھے ہیں۔ جرمنوں میں افراتفری پھیل گئی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ نویں فوج کے دستے برنزوک کے بیچ میں لڑ رہے ہیں۔ ساتویں فوج کے دستے نیورمبرگ پر بڑھ رہے ہیں۔ ہالینڈ میں کینیڈین دستے بھی کامیابی حاصل کر رہے ہیں۔ ویانا کے شمالی حصہ میں روسی دشمن کا صفایا کر رہے ہیں۔ شہر میں کہیں کہیں جرمن چوکیوں کا صفایا کرنا باقی ہے۔ کچھ روسی دستے لنز پر بڑھ رہے ہیں۔ جو سڑکوں کا ایک اہم مرکز ہے۔

واشنگٹن ۱۲ اپریل۔ آج سویرے ٹوکیو کے صنعتی علاقہ پر جو ہوائی حملہ کیا گیا۔ اس میں ٹوکیو کے مغربی علاقہ اور شیز داد کا پر خاص طور پر بمباری کی۔ سماٹرا کے مغربی کنارے سباٹنگ کی جاپانی چھاؤنی پر جو حملہ ہوا۔ اس میں دو جنگی اور دو طیارہ بردار جہازوں نے بھی حصہ لیا۔

کلکتہ۔ ۱۲ اپریل۔ برما میں مائیکٹلا کے مشرق میں دشمن کو سخت نقصان پہنچایا گیا۔ ان کے بہت سے ٹینک۔ توپیں اور دوسرا سامان چھین لیا گیا۔ تھازی کے ۸ میل مشرق کی طرف بھی اتحادی دباؤ بڑھ رہا ہے۔ شمالی علاقہ میں سیپاؤ کے جنوب کی طرف جانے والی سڑک پر بھی اتحادی دستے سرگرم عمل ہیں۔

دہلی ۱۲ اپریل۔ آج سنٹرل اسمبلی کا بجٹ سیشن ختم